سورة النساء

آيات ۱۱۳ - ۱۲۲

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ
اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ
مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا
مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ
مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ
سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ
يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا
﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ
خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾

سورۃ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے
اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست۔

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں
اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوق یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں ...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی
نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی
اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم
نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

آیات 113-115
رکوع ١٧

اس رکوع کے مضمون کا تعلق بھی گزشتہ رکوع کے مضمون سے

- دونوں رکوعوں میں ایک ہی واقعے کا تذکرہ، اس کے مختلف پہلوؤں پر تبصرہ/ہدایات
- اللہ کا فضل ہی ذریعۂ نجات ہے ۔ اس سے ہر وقت اس فضل اور رحمت مانگی جائے
- قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم، حکمت، شریعت، قانون، تہذیب کا خزانہ
- نجوی میں خیر و شر کے پہلو
- راہِ راست واضح ہو جانے کے بعد گمراہی کا انتخاب
- شرک (اس کا گناہ۔ اس کا بوداپن، اس کی سزا)
- شیطان کے اغوا (کی طریقۂ واردات)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۭ

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ - اور اگر نہ ہوتا اللہ کا فضل

عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ - آپ پر اور اس کی رحمت

لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ - تو ارادہ کیا تھا ایک گروہ نے

مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ - ان میں سے کہ وہ بہکادیں آپ کو

وَمَا يُضِلُّوْنَ - اور وہ نہیں بہکاتے ہیں مگر

اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ - اپنے آپ کو

وَمَا يَضُرُّوْنَكَ - اور وہ نہیں نقصان کرتے آپ کا

مِنْ شَيْءٍ - کچھ بھی

هَمَّ يَهُمُّ ، هَمًّا قصد کرنا، کسی بات کی نیت دل میں کرلینا

هِمّت: ارادہ جو دل میں پختہ کرلیا جائے

أضَلَّ يُضِلُّ ، إضْلَالاً: بہکانا گمراہ کرنا (IV)

وَ اَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ عَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَ کَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا ﴿۱۱۳﴾

وَ اَنۡزَلَ اللّٰہُ - اور اتارا اللہ نے

عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ - آپ پر اس کتاب کو

وَ الۡحِکۡمَۃَ - اور حکمت کو

حِکۡمَۃ: وہ قوت و صلاحیت جس سے انسان معاملات کا فیصلہ حق کے مطابق کرتا ہے۔

عَلَّمَ یُعَلِّمُ ، تَعۡلِیۡمًا سکھانا (۱۱)

وَ عَلَّمَکَ - اور سکھایا آپ کو

مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ - جو نہیں جانتے تھے آپ

وَ کَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ - اور ہے اللہ کا فضل

عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا - آپ پر بہت بڑا

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ
اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ
تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

اے نبیؐ ! اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا اور اس کی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی تو
ان میں سے ایک گروہ نے تو تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کرنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا،
حالاں کہ در حقیقت وہ خود اپنے سوا کسی کو غلط فہمی میں مبتلا نہیں کر رہے تھے اور
تمہارا کوئی نقصان نہ کر سکتے تھے اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تم کو
وہ کچھ بتایا ہے جو تمہیں معلوم نہ تھا اور اس کا فضل تم پر بہت ہے

(O Messenger!) But for Allah's favour and mercy upon you, a party of them had resolved to mislead you, yet they only misled them selves, and could not have harmed you in any way. Allah revealed to you the Book and Wisdom, and He taught you what you knew not. Great indeed has been Allah's favour upon you.

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ

اللہ کا فضل کی ذریعۂ نجات

- اس آیت مبارکہ میں ۔ التفات آپ ﷺ کی طرف، مگر آپ کے توسط سے مسلمانوں کو تنبیہ
- کہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ اس نے تمہیں منافقین کے ایک فتنے سے محفوظ رکھا
- مسلمانوں کو یہ تنبیہ بھی کہ اس گروہ کی آفتوں اور فتنوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں اور ساتھ ہی اس سے محفوظ رہنے کی تدبیر بھی بتادی کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کتاب و حکمت کی جو نعمت ان کو ملی ہے اس کی سچے دل سے قدر کریں اور ان لوگوں کے چکموں میں نہ آئیں جو اس سے ہٹ کر اپنی راہ نکال رہے ہیں۔
- اگر بفرض محال وہ آپؐ سے غلط فیصلہ کروا بھی لیتے تو اس سے آپؐ کو کوئی نقصان نہ پہنچتا، نقصان انہی کا تھا، کیونکہ خدا کے نزدیک مجرم وہ ہیں۔ لیکن اللہ کے فضل کے سبب وہ اس میں کامیاب نہ ہوسکے
- اللہ کے رسول ﷺ خطا و لغزش سے محفوظ، کبھی اس کی نوبت آن بھی پہنچے تو اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے سے آپؐ کو اس سے محفوظ فرما لیتا ہے تاکہ آپؐ امت کے لیے ایک بہترین اور بے داغ نمونہ ہوں اور امت بھی اطاعت پیغمبر میں سر گردانی سے مامون رہے اور اطاعت و عدم اطاعت کے تضاد کا شکار نہ ہو جائے
- آیت شریفہ میں محکمۂ قضا کے قاضیوں کو سازشی گروہوں اور دغا بازوں کے مقابلے میں ہمیشہ ہوشیار و محتاط رہنے کی تلقین ، کہ مبادا وہ انھیں انحراف سے دوچار اور خلاف حق غلط فیصلہ کرنے پر مجبور کردیں

وَ اَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ عَلَّمَکَ مَا لَمۡ تَکُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَ کَانَ فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ عَظِیۡمًا ﴿۱۱۳﴾

- آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل ہونے والا قرآن، حکمت اور براہ راست ہونے والے الہامات اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و کرم اور رحمت
- اللہ نے قرآن کریم کی شکل میں علم، قانون اور تہذیب کا ایک خزانہ آپ ﷺ کو عطا فرمایا، اور اسی طرح آپ کو حکمت کی صورت میں گہری بصیرت، بلند اخلاق اور فیصلہ معاملات کی صلاحیت بھی بخشی ہے اسی چیز کو علماء نے حدیث اور سنت قرار دیا ہے۔
- پیغمبر اکرم ﷺ خدا کے بہت بڑے فضل و کرم سے بہرہ مند تھے۔
- اللہ تعالیٰ کا یہ احسان دراصل جنس انسان پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری رسالت انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجی۔ یہ کوئی معمولی احسان نہ تھا، کی وجہ سے انسان کو جاہلیت کی پستیوں سے اٹھایا گیا اور اسے اسلامی نظام حیات کے ذریعے دنیا میں برتری اور ترقی دے کر نہایت ہی اونچے مقام تک پہنچایا گیا اسے اللہ تعالیٰ نے فضل عظیم سے تعبیر کیا۔
- کتاب و حکمت کی تعلیم ــ مسلمانوں کے لیے ابدی بصیرت کا سامان

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ . . .

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ - نہیں کوئی بھلائی اکثر میں

نَجْوٰى: کان میں باتیں کرنا (سرگوشی)

مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا - ان کی سرگوشی میں سے سوائے اس کے کہ

مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ - جو ترغیب دے کسی خیرات کی

اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ - یا کسی بھلائی کی یا کسی اصلاح کی

بَيْنَ النَّاسِ - لوگوں کے درمیان

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ - اور جو کرے گا یہ

اِبْتَغٰى يَبْتَغِي ، ابتِغاءً چاہنا (VIII)

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ - اللہ کی رضا چاہنے میں

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا - تو جلد ہم دیں گے اس کو ایک شاندار بدلہ

سَوف حرف استقبال

آتَى يُؤْتِي ، إيتَاءً دینا (IV)

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ
النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١١٤﴾

لوگوں کی خفیہ سر گوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لیے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لیے کسی سے کچھ کہے تو یہ البتہ بھلی بات ہے، اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایسا کرے گا اُسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے

Most of their secret conferrings are devoid of good, unless one secretly enjoins in charity, good deeds, and setting the affairs of men right. We shall grant who ever does that seeking to please Allah a great reward.

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ

نجویٰ میں خیر و شر کا پہلو

- نجویٰ کے معنی سرگوشی اور رازداری کے انداز میں کسی سے بات کرنے کے ہیں۔ جس میں بجائے خود کوئی برائی نہیں ہے اس لیے کہ ایسے مواقع بہت سے ہو سکتے ہیں جہاں رازداری اور سرگوشی کا طریقہ ہی مصلحت کا تقاضا ہو۔
- اس میں برائی یا بھلائی بات کی نوعیت سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر بات نیکی اور تقویٰ کی ہے تو وہ نجوائے خیر ہے اور اگر بات شرارت اور فتنے کی ہے تو وہ نجوائے شیطانی ہے۔
- گذشتہ رکوع میں بتایا گیا کہ چوری کرنے والے کی حمایت کرنے والے دراصل منافق ہیں اور یہ راتوں کو چھپ چھپ کر ایسی باتوں کے مشورے کرتے ہیں جنھیں اللہ پسند نہیں کرتا۔
- صدرِ اسلام میں کمزور ایمان مسلمانوں اور منافقین کی اکثر سرگوشیاں اور رازوں کی باتیں ہر قسم کے خیر، بھلائی اور فائدہ سے خالی تھیں (اسلامی اجتماعیت میں لوگ مشکلات اور مسائل اسلامی قیادت کے پاس لے جائیں، افراد اور گروہوں میں نجی طور پر معاملات پھیلانے سے بگاڑ اور فساد کا اندیشہ)
- ایک دوسرے کو صدقہ اور خیرات کرنے کا مشورہ، بھلائی کا مشورہ، اصلاحی منصوبوں اور نیکی کے کاموں کو عملی جامہ پہنانے کی تدبیریں، لوگوں میں صلح کرانے جیسی باتیں اگر نجویٰ کا محور ہوں تو پسندیدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر اجر عطا فرمائیں گے

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ - اور جو مخالفت کرے گا رسولؐ کی

شَاقَّ يُشَاقُّ ، شِقاقًا و مُشَاقّةً مخالفت کرنا (III)

مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ - اس کے بعد کہ جو واضح ہوئی

مُشَاقّة ایک شخص ایک ٹکڑا لے اور اسکا مقابل دوسرا

لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ - اس کے لیے ہدایت اور پیروی کرے گا

غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ - مؤمنوں کے راستے کے علاوہ کی

نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى - تو ہم پھیر دیں گے اس کو جدھر وہ پھرا

(و ل ي)

وَلّٰى يُوَلِّي ، تَوْلِيَةً منہ موڑنا، پھیرنا (II)

تَوَلّٰى يَتَوَلّٰى ، تَوَلِّيًا پھرنا (V)

وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ - اور ہم ڈالیں گے اس کو جہنم میں

أَصْلَى يُصْلِي ، إِصْلَاءً داخل کرنا

وَسَآءَتْ مَصِيْرًا - اور کتنا برا ہے وہ ٹھکانہ

مَصِيْر لوٹنے کی جگہ (ٹھکانہ)

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ
نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾

مگر جو شخص رسول کی مخالفت پر کمربستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا
کسی اور روش پر چلے، درآں حالیکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو، تو
اُس کو ہم اُسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں
جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے

As for him who sets himself against the Messenger and follows a path other than that of the believers even after true guidance had become clear to him, We will let him go to the way he has turned to, and We will cast him into Hell - an evil destination.

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ١١٥

راہِ راست واضح ہو جانے کے بعد گمراہی کا انتخاب

- جس واقعے کا ذکر ان آیات میں چل رہا ہے اس واقعے میں مذکور شخص بشیر بن ابیرق کے مقدمے کا فیصلہ جب نبی اکرم ﷺ نے وحی الٰہی کی روشنی میں اس کے خلاف سنا یا تو بجائے اس کے کہ وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ، اسے جاہلیت کا ایسا شدید دورہ پڑا کہ وہ مکہ معظّمہ بھاگ گیا اور مشرکین مکہ کے ساتھ جاملا (گویا اگر وہ اس سے پہلے مسلمان تھا تو مرتد ہو گیا اور اگر وہ منافق تھا تو اب کافر ہو گیا)
- اس آیت میں اس شخص کی اسی حرکت کی طرف اشارہ ہے
- جو شخص ہدایت واضح ہو چکنے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ رسول اپنی بات نہیں کرتا اس کی ہر بات اللہ کی بات ہوتی ہے۔
- جو شخص رسول کی مخالفت میں دھڑے بندی شروع کر دے اور بجائے ان کا اتباع کرنے کے اپنے گروہ اور اپنے دھڑے کے ساتھ چلنا شروع کر دے اور مسلمانوں کے مقابلہ میں اپنی الگ پارٹی بنا لے ایسا شخص اس قابل نہیں رہتا کہ وہ ہدایت قبول کر سکے۔ یا ہدایت کے راستہ پر چل سکے۔ اس کی مخالفت اسے اللہ اور اس کے رسول کے مقابل لا کھڑا کرتی ہے اس نے پوری طرح شیطان کو اپنا امام مان لیا ہے اور اس نے اپنی باگ ڈور شیطان کے ہاتھ میں دے دی ہے

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾

- ایسی صورت حال میں اللہ تعالیٰ کا قانون ہدایت و ضلالت حرکت میں آتا ہے اور اللہ اسے اسی راستے کی طرف پھیر دیتے ہیں جس پر وہ چلنا چاہتا ہے۔

جو شخص ہدایت کا راستہ اختیار کرتا ہے وہ دراصل اپنا ہاتھ اللہ کے ہاتھ میں دے دیتا ہے اور اللہ کو اپنا ولی بنالیتا ہے۔ اللہ پھر اسے ہر طرح کی تاریکی سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور اسے ہر گمراہی سے بچاتا ہے

جو شخص گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے، اپنا ولی شیطان کو بنالیتا ہے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیتا ہے تو شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔ وہ اس کا مستقل ساتھی بن جاتا ہے اور اسے ہر روشنی سے بچا کر تاریکی کی طرف لے کے جاتا ہے

- رسول ﷺ کی مخالفت میں اس کے لائے ہوئے نظام کی مخالفت بھی شامل ہے

- اللہ اور اس کے رسولؐ کے شقاق میں: آپ ﷺ کا لایا ہوا نظامِ زندگی جس میں عقیدہ، تمام مراسم عبودیت، نظام قانون، نظام حکومت اور جو نظام زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے اگر ان مختلف اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے تو نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ اس کی روح نکل جائے گی۔ جو شخص رسولؐ کے ساتھ شقاق کرتا ہے یہ وہی شخص ہے جو یا تو اسلامی نظام حیات کو مکمل طور پر رد کرتا ہے اور یا بعض حصوں کو مانتا ہے اور بعض کا انکار کرتا ہے۔ یعنی ایک حصہ لیتا ہے اور دوسرا چھوڑتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١١٦﴾

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ - یقیناً اللہ نہیں بخشے گا

أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ - (اس کو) کہ شریک کیا جائے اس کے ساتھ

وَيَغْفِرُ مَا - اور وہ بخش دے گا اس کو جو

دُوْنَ ذٰلِكَ - اس کے علاوہ ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ - جس کے لیے وہ چاہے گا

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ - اور جو شریک کرتا ہے اللہ کے ساتھ

فَقَدْ ضَلَّ - تو وہ گمراہ ہوا

ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا - دور کی گمراہی

إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلَّآ إِنٰثًا ۚ وَإِنْ يَّدْعُوْنَ إِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿١١٨﴾

إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ - نہیں وہ پکارتے اس کے علاوہ

إِنْ نافیہ (نفی)، جو إِلَّا کے ساتھ آتا ہے

إِلَّآ إِنٰثًا ۔ مگر عورتوں کو

إِنَاث ، أُنْثَى کی جمع (عورتیں)

مراد، مشرکین کی دیویاں

وَإِنْ يَّدْعُوْنَ إِلَّا ۔ اور نہیں وہ پکارتے مگر

شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۔ سرکش شیطان کو

مَرَدَ يَمْرُدُ ، مُرُوْدًا نافرمان و سرکش ہونا

مَرِيْدٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت)
ہمیشہ اور ہر حال میں سرکش

لَّعَنَهُ اللّٰهُ - لعنت کی اللہ نے اس پر

وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ ۔ اور اس نے کہا میں لازماً لوں گا

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذًا پکڑنا، لینا (VIII)

مِنْ عِبَادِكَ - تیرے بندوں میں سے

نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۔ ایک مقرر حصہ

مَفْرُوْض ۔ کاٹ کر الگ کیا ہوا ۔ مقررہ حصہ

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا
مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾

اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے، اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے
جسے وہ معاف کرنا چاہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا وہ تو گمراہی میں
بہت دور نکل گیا، وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں وہ اُس باغی شیطان کو معبود
بناتے ہیں جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے (وہ اُس شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں)
جس نے اللہ سے کہا تھا کہ "میں تیرے بندوں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا

Truly it is only associating others with Allah in His divinity that Allah does not forgive, and forgives anything besides that to whomsoever He wills. Whoever associates others with Allah in His divinity has indeed strayed far away. Rather than call upon Him, they call upon goddesses, and call upon a rebellious Satan، upon whom Allah has laid His curse. He said (to Allah): 'I will take to myself an appointed portion of Your servants

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١١٦﴾

شرک کی کبھی بخشش نہیں ہوگی

- سابقہ آیت میں ۔ جو منافقین اللہ کی ہدایت واضح ہو چکنے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرتے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف اپنی الگ راہ نکالنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے منافقین کو جہنم میں ڈالیں گے۔
- کیا یہ اتنا بڑا جرم ہے؟ اس کی کوئی سزا جہنم سے کم نہیں ہے؟ ان آیات میں اس کا جواب ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اللہ کی ہدایت کے خلاف کوئی ہدایت اختیار کرنا اس کے رسول کے خلاف کسی اور کو رسالت کا حق دینا اور مومنوں سے الگ ایک راہ اختیار کرنا اور اپنی ایک پارٹی بنانا یہ سراسر اللہ کے اختیارات میں شرکت کرنے والی بات ہے (

رسول اور ہدایت بھیجنا، ماننے والوں کو نظامِ زندگی دینا، اس پر چلنے کا پابند کرنا، اللہ کا اختیار ہے یہ سارے اختیارات کسی اور کو دینا دراصل اللہ کے ساتھ شرک ہے

- اس آیت میں ۳ باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں:

1. شرک اللہ کی نگاہ میں اتنا بڑا جرم ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف کرنے کا ارادہ بھی نہیں فرمائیں گے۔
2. شرک کے علاوہ یا شرک سے نیچے جتنے اور گناہ اور جرائم ہیں اللہ اگر چاہے گا تو اس کے مرتکب کو بخش دے گا۔ (اللہ تعالیٰ نے ان گناہوں کے بخشنے کا امکان ظاہر فرمایا ہے وعدہ نہیں فرمایا)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ﴿۱۱۶﴾

3. شرک کے علاوہ باقی گناہوں کو بخشنے کا ہر گز یہ مفہوم نہیں ہے کہ ایک مومن جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے وہ قیامت کے دن بڑے بڑے گناہوں کی موجودگی میں پہلے ہی مرحلہ میں جنت میں بھیج دیا جائے گا۔

آپ ﷺ کے ارشادات اور قرآن کریم کی نصوص سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو آدمی فرائض کا تارک ہوا اور کبائر کا ارتکاب کرتا رہا، قیامت کے دن اسے ان بداعمالیوں کی پاداش میں جہنم میں اس وقت تک رکھا جائے گا جب تک وہ ان گناہوں کی سزا نہ بھگت لے گا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہیں کہ وہ چاہیں تو ان تمام جرائم کی سزا معاف فرما دیں لیکن اس کا قانون یہی ہے کہ وہ فرائض کے ترک پر بھی سزا دے گا اور کبائر کے ارتکاب پر بھی مواخذہ کرے گا۔

○ ان غلط فہمیوں کے ازالے کے بعد ایک اہم بات کی طرف توجہ ضروری ہے وہ یہ کہ مسلمانوں میں عام طور پر جہنم کے عذاب کی طرف سے ایک لاپرواہی سی پائی جاتی ہے:

جب بھی کبھی عذاب کا ذکر ہوتا ہے تو عام طور پر لوگ یہ کہتے سنے گئے کہ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں پر سزا دیں گے لیکن یہ بھی تو حقیقت ہے کہ سزا کے بعد مغفرت ہو جائے گی۔ اور جب مغفرت کا ہونا یقینی ہے، اور اللہ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی ہے تو پھر جہنم کی سزا کی چنداں فکر نہیں ہونی چاہیے

یہ بنی اسرائیل والا طرزِ عمل ہے جیسے جہنم ایک غسل خانہ ہے کہ داخل ہونے والا نہا دھو کر نکل آئیگا!

اِنۡ يَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا‌ ۚ وَاِنۡ يَّدۡعُوۡنَ اِلَّا شَيۡطٰنًا مَّرِيۡدًا ۙ‏ ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ‌ ۘ وَقَالَ لَاَ تَّخِذَنَّ مِنۡ عِبَادِكَ نَصِيۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ۙ‏ ﴿۱۱۸﴾

شرک کا بوداپن

- یہاں پکارنے (يَّدۡعُوۡنَ) سے مراد وہ پکارنا ہے جو دعا، فریاد، استغاثہ، استعانت وغیرہ کے قصد سے اس معنی میں ہو جس معنی میں معبود کو پکارا جاتا ہے۔
- شرک کی مذمت کے بعد ان آیات میں بعض مشرکانہ اعمال اور رسوم کی وضاحت فرمانے کے ساتھ ساتھ یہ بھی صراحت فرمائی کہ اللہ کے مقابلے میں ان لوگوں نے جو شرک کا کاروبار جاری کر رکھا ہے اس میں نہ صرف بوداپن پایا جاتا ہے ،بلکہ یہ انتہائی غیر سنجیدہ اور لغو حرکت ہے۔
- اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ پوجا تو دیویوں اور دیوتاؤں کی کرتے ہیں اور مرادیں بھی انھیں سے مانگتے ہیں لیکن ان کی نکیل جس کے ہاتھ میں ہے وہ دیویاں نہیں بلکہ شیطان رجیم ہے۔(انکے نفس شیطان کے ہاتھ میں)
- شیطان کا بندوں سے مقررہ حصہ لینے کا مفہوم
- اس کا مطلب یہ ہے کہ تو نے انسانوں کو زندگی کی مہلت دی ہے میں ان کے اوقات میں سے اپنے لیے اوقات لینے کی کوشش کروں گا۔ یعنی انھیں اس بات کا موقع نہیں دوں گا کہ وہ اپنے اوقات کو تیری بندگی میں صرف کریں۔ بلکہ میں ان کی اس طرح برین واشنگ کروں گا اور ان کے دلچسپی کے موضوعات میں ایسی تبدیلیاں لاؤں گا کہ وہ ایسے مشاغل خود بخود اختیار کریں گے جس میں ان کے اوقات اور کوششوں کا ایک معتد بہ حصہ ان کاموں میں صرف ہوگا جن کاموں کا تعلق تیری بندگی اور تیری رضا کی حصول کے طریقوں سے ہرگز نہیں

وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ

لَاُضِلَّنَّ

لام تاکید + فعل مضارع + نون مشدده (ثقیلہ) تاکید — عربی میں سب سے زیادہ تاکید کا صیغہ

وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ - اور میں لازماً بھکاؤں گا ان کو — أَضَلَّ يُضِلُّ ، إِضْلَالاً: بھکانا، گمراہ کرنا (IV)

وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ - اور میں لازماً تمناؤں میں مبتلا کروں گا ان کو — مَنَّى يُمَنِّي ، تَمْنِيَةً امید دلانا (II)

وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ - اور میں لازماً ترغیب دوں گا ان کو — أَمَرَ يأمُرُ ، أَمْرًا حکم / ترغیب دینا

فَلَیُبَتِّكُنَّ - پھر وہ لوگ ضرور چیریں گے — بَتَّكَ يُبَتِّكُ ، تَبْتِيْكًا کاٹنا، چیر دینا (II)

کفار عرب اس اونٹنی کو جو پانچ بچے جنتی اور پانچواں نر ہوتا تو اس کے کان چھید کر یا چیر کر بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے۔ اور اس سے کسی قسم کا کام نہ لیتے۔ یہ بھی شرک کی ایک شکل ہے

اٰذَانَ الْاَنْعَامِ - چوپاؤں کے کان — أُذُن کی جمع آذَان (کان)

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ - اور میں لازماً ترغیب دوں گا ان کو

فَلَيُغَيِّرُنَّ - پھر وہ لازماً بدلیں گے

خَلْقَ اللّٰهِ - اللہ کی خلقت کو

وَمَنْ يَّتَّخِذِ - اور جو بناتا ہے

الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا - شیطان کو کارساز (دوست)

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ

فَقَدْ خَسِرَ - تو یقیناً اس نے گھاٹا اٹھایا

خُسْرَانًا مُّبِيْنًا - کھلم کھلا ایک بہت بڑا گھاٹا

أَمَرَ يأمُرُ ، أمْرًا حکم/ترغیب دینا

غَيَّرَ يُغَيِّرُ ، تَغْيِيْرًا (II) کسی چیز کی صورت، ہیئت یا خصوصیات بدل دینا

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ
اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾

میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا، میں انہیں حکم
دوں گا اور وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے اور میں انہیں
حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں رد و بدل کریں گے"
اس شیطان کو جس نے اللہ کے بجائے اپنا ولی و سرپرست بنا لیا وہ صریح
نقصان میں پڑ گیا

and shall lead them astray, and shall engross them in vain desires, and I shall command them and they will cut off the ears of the cattle, and I shall command them and they will disfigure Allah's creation.' He who took Satan rather than Allah for his guardian has indeed suffered a manifest loss.

محمد اقبال

وَّلَاُضِلَّنَّهُمۡ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمۡ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يَّتَّخِذِ الشَّيۡطٰنَ وَلِيًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

شیطان کے اغوا (طریقۂ واردات)

- شیطان کا قول.... کس طریقے سے شیطان لوگوں کے مال، اوقات، کوششوں، ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو اللہ کے ساتھ جڑنے اور اس کے لیے وقف کرنے کی بجائے ان جگہوں پر لگانے پہ کام کرے گا جو اللہ کے ناپسندیدہ کام ہیں (اس کام کو شیطان نے انسانوں کے اغوا سے تعبیر کیا۔ قرآن میں ۷ مرتبہ اس کا تذکرہ)
- قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ ۔
- لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۔
- قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ۔
- اس آیت کریمہ میں شیطان کے اغوا کی طریقۂ واردات ..... میں انھیں گمراہ کروں گا۔ ان کو آرزوؤں کے جال میں پھنساؤں گا ان کو آمادہ کروں گا کہ وہ جانوروں کے کان کاٹیں ۔ یعنی وہ جانوروں کے بارے میں ایسے فیصلے کریں گے اور ایسے ایسے تصوراتِ اختیار کریں گے جن کا انھیں ہرگز اختیار نہیں اور انہی کے واسطے سے وہ شرک کی دلدل میں اترتے چلے جائیں گے
- خدائی ساخت میں تبدیلی - خدائی ساخت میں ردوبدل کریں۔ خدائی ساخت میں تبدیلی کا اصولی مفہوم اللہ کی فطرت کو بدلنا ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے

وَّلَاُضِلَّنَّهُمۡ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمۡ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الۡاَنۡعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ‌ ؕ وَمَنۡ يَّتَّخِذِ الشَّيۡطٰنَ وَلِيًّا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

خدائی ساخت میں تبدیلی...

- خدائی ساخت میں ردوبدل کرنے کا مطلب اشیاء کی پیدائشی بناوٹ میں ردوبدل کرنا نہیں ہے۔ اگر اس کا یہ مطلب لیا جائے تب تو پوری انسانی تہذیب ہی شیطان کے اغوا کا نتیجہ قرار پائے گی۔ اس لیے کہ تہذیب تو نام ہی ان تصرفات کا ہے جو انسان خدا کی بنائی ہوئی چیزوں میں کرتا ہے
- دراصل اس جگہ جس ردوبدل کو شیطانی فعل قرار دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کسی چیز سے وہ کام لے جس کے لیے خدا نے اسے پیدا نہیں کیا ہے۔ اور کسی چیز سے وہ کام نہ لے جس کے لیے خدا نے اسے پیدا کیا ہے

یعنی وہ تمام افعال جو انسان اشیاء کی فطرت کے خلاف کرتا ہے اور وہ تمام صورتیں جو وہ منشاءِ فطرت سے گریز کے لیے اختیار کرتا ہے اس آیت کی رو سے شیطان کی گمراہ کن تحریکات کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً مردوں کو خواجہ سرا بنانا، عمل قوم لوط، ضبط ولادت، رہبانیت، برہم چرج (زدواجی رشتے سے بے تعلّقی)، مردوں اور عورتوں کا بانجھ کرنا ں کو ان خدمات سے منحرف کرنا جو فطرت نے ان کے سپرد کی ہیں اور انھیں تمدن کے ان شعبوں میں گھسیٹ لانا جن کے لیے مرد پیدا کیے گئے ہیں (تفہیم القرآن)

- جو شخص شیطان کی شیطنت کو سمجھنے کے بعد بھی اللہ کو چھوڑ کر اسے اپنا ولی بناتا ہے اس نے اپنے لیے تباہی کا راستہ چن لیا جس کا نتیجہ سوائے نامرادی اور ہمیشہ کے خسارے سوا کچھ نہیں

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾

يَعِدُهُمْ - وہ وعدہ کرتا ہے ان سے

وَيُمَنِّيهِمْ - اور وہ تمناؤں میں مبتلا کرتا ہے ان کو

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ - اور وعدہ نہیں کرتا ان سے شیطان

اِلَّا غُرُوْرًا - مگر دھوکوں کا

غَرَّ يَغُرُّ، غُرُوْراً دھوکہ دینا

غُرُور دھوکہ

اُولٰٓئِكَ - یہ لوگ ہیں

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ - جن کا ٹھکانا جہنم ہے

وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا - اور وہ نہیں پائیں گے اس سے

مَحِيْصًا - کوئی بچنے کی جگہ

حَاصَ يَحِيْصُ، حَيْصًا بچنا، بچ نکلنا

مَحِيص: بچنے کی جگہ

يَعِدُهُمۡ وَيُمَنِّيۡهِمۡ‌ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰۤـئِكَ مَاۡوٰٮهُمۡ
جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوۡنَ عَنۡهَا مَحِيۡصًا ﴿۱۲۱﴾

وہ اِن لوگوں سے وعدہ کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے، مگر شیطان کے سارے وعدے بجز فریب کے اور کچھ نہیں ہیں
اِن لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے جس سے خلاصی کی کوئی صورت یہ نہ پائیں گے

Satan makes promises to them and fills them with vain hopes, but whatever he promises them is merely delusion.
For these people, their abode shall be Hell and from there they shall find no way of escape

محمد اقبال

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اور وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور عمل کیے نیکی کے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ - ہم عنقریب داخل کریں گے ان کو باغوں میں

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا - بہتی ہیں جن کے نیچے سے

الْاَنْهٰرُ - نہریں

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا - ایک حالت میں رہتے ہوئے اس میں ہمیشہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا - (ہو چکا) اللہ کا وعدہ حق ہوتے ہوئے

وَ مَنْ اَصْدَقُ - اور کون زیادہ سچا ہے

مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا - اللہ سے بلحاظ بات کے

قِيْل - قَوْل کا ہم معنی (کلام، بات)

أُولَٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿١٢١﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ
اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿١٢٢﴾

اِن لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے جس سے خلاصی کی کوئی صورت یہ نہ پائیں گے۔
رہے وہ لوگ جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، تو انہیں ہم ایسے باغوں
میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ
رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہوگا

They (his dupes) will have their dwelling in Hell, and from it they will find no way of escape.

But those who believe and do deeds of righteousness,- we shall soon admit them to gardens, with rivers flowing beneath,-to dwell therein for ever. Allah's promise is the truth, and whose word can be truer than Allah's?